حکومت جموں و کشمیر

پاور بجٹ تقریر

۲۰۱۵-۲۰۱۶

حسیب احمد درابو
وزیر خزانہ

۲۲ مارچ ۲۰۱۵

پاور بجٹ 2015-16ء

1- 2015-16ء سے ریاست کے لئے ایک علیحدہ پاور سیکٹر بجٹ نئی حکومت کی ایک امتیازی پہل ہے۔اس کی وجوہات بطور خاص طور سے رکھی ہیں۔اوّل، مقررہ وقت میں پاور سیکٹر میں اصلاحات کے بشمول توانائی وسائل کی بھروسہ مند ترقی۔ دوم، گھریلو تجارتی اور صنعتی صارفین کو ہفتہ میں چوبیس گھنٹے معیاری، قابل بھروسہ اور قابل استطاعت پاور سپلائی، سوم جو اصلاحات کے ساتھ جڑی ہے، وہ ہمارے مالی خسارے کو قابو کرنا ہے اور ترقی کے ایک نئے عہد کا آغاز ہے۔

2- پاور سیکٹر کا فروغ ہماری ریاست کی مالی خود اختیاری کی کنجی ہے ۔ہماری حکومت ، پاور سیکٹر کو اعلیٰ ترین ترجیح دیتی ہے۔ہم اِس شعبہ کے مسائل اُن کے وسیع تر دائرے میں حل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ چونکا دینے والی بات لگتی ہے لیکن پاور کی خریداری اور اِس سے حاصل اصل آمدنی کے درمیان خلیج کو لمبے عرصہ تک جاری رہنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے۔حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ پاور سپلائی کو یقینی بنائے لیکن یہ لوگوں پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بجلی کے لئے ادائیگیاں کرے۔حکومت بجلی کی خریداری اور فیس کی وصولیابی کے درمیان دشوار تفاوت کو بجلی کی خریداری کے لئے دیگر وسائل کی گنجائش کے علاوہ مختلف اقدامات سے پُر کرنا چاہتی ہے۔

3- ریاست جموں وکشمیر پن بجلی پاور اور شمسی توانائی کی خاطر خواہ صلاحیتوں سے مالا مال ہے۔اگر اِن سے بھر پور استفادہ کیا جائے تو یہ جموں وکشمیر کی معیشت کے لئے مضبوط اور محرک بن سکتا ہے۔اِن صلاحیتوں کی ترقی کے لئے بھاری وسائل، تکنیکی مہارت، اصلاحات، مناسب ضابطے اور توانائی اِنصرام کی ضرورت ہوگی۔

4- جنریشن

4.1- حکومت مختلف صلاحیت والے پن بجلی پروجیکٹوں میں آ رہی مشکلات کو دور کرے گی جس کے لئے ریاست میں 20,000 میگا واٹ تک کی صلاحیت کی نشاندہی کی جا چکی ہے۔پن بجلی پروجیکٹوں کے لئے پانی کی بہت اہمیت ہے جو ریاست کی سٹیٹ پاور ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمٹیڈ جیسی اکائیوں کو تفویض کی جا سکتی ہے۔ JKSPDC اس وسیلہ پر مبنی قابلِ اعتبار پروجیکٹ بنا سکتا ہے اور عوام کی شمولیت حاصل کر کے تیز ترین نمونوں کی ایسی ترقی جہاں ہمارے لوگ مارکیٹ طریقہ کار کی وساطت سے کارپوریٹ اکائیوں میں براہ راست حصہ حاصل کر سکیں اور پن بجلی کو ترقی کیلئے ایک متبادل کے طور تلاش کیا جائے گا۔حکومت JKSPDC میں ریاستی حکومت کے حصہ میں کچھ فیصد متعلقین کو پیش کرنے پر غور کرے گی اور DKSPDC کے حصص کو سٹاک مارکیٹ میں درج کرے گی۔اِس کے ساتھ ہی جموں وکشمیر پاور فائنانس کارپوریشن کے قیام کے امکان کو بھی تلاش کیا جائے گا۔

4.2- لداخ میں مرکزی سرکار کی جانب سے مختص 7500 میگا واٹ گنجائش کے شمسی توانائی پروجیکٹوں کو محکمہ پاور ڈیولپمنٹ مرکزی سرکار کے دائرہ عمل کے تابع، متعلقین کے مفاد کو ملحوظ نظر رکھ کر فروغ دے گا۔ شمسی پاور پروجیکٹوں کو مالیاتی طور منافع بخش بنانے کی غرض سے مہنگے شمسی پاور کو مرکزی سرکار سے سستے تھرمل پاور میں تبدیل کرنے کے لئے حکومت متبادل امکانات تلاش کرے گی۔

4.3- یہ بجٹ پانی سے، کوئلے سے، حرارتی بنیادوں اور شمسی حرارت سے بجلی پیدا کرنے والے مختلف پروجیکٹوں میں مشترکہ سرمایہ کاری کے لئے ریاستی حصص کی خاطر رقوم فراہم کرتا ہے۔ یہ بجٹ مدھیہ پردیش میں مجوزہ Coal Block نیز، اس سے وابستہ pit-head تھرمل پاور پلانٹ کی خاطر بنیادی کام انجام دینے کے لئے رقومات فراہم کرتا ہے۔ مرکزی سرکار کے ساتھ گفت وشنید کر کے الٹرا میگا پاور پروجیکٹوں کے بنیادی کام درِدست لئے جائیں گے۔ حکومت NHPC سے پن بجلی پروجیکٹ ریاست کو منتقل کرنے کی خاطر سرگرمی سے پیروی کرے گی اور یہ بجٹ NHPC سے منتقل ہونے والے پاور پروجیکٹوں کے دیکھ ریکھ نیز ان کو چلانے پر آنے والے اخراجات کے لئے رقوم بھی فراہم کرتا ہے۔

4.4- بجلی پیداوار کی موجودہ صورت حال

ریاستی سیکٹر کے پروجیکٹ

پاور سیکٹر میں گزشتہ 5 دہائیوں کے دوران، وسائل اور دیگر مشکلات کی حد

بندیوں کے اندر قابلِ قدر کام کہا گیا ہے ۔ریاست میں حرارتی بجلی کے ساتھ ساتھ پن بجلی پروجیکٹوں کی تنصیبی صلاحیت 969.96 میگاواٹ ہے(208 میگا واٹ حرارتی +761.96 میگا واٹ پن بجلی) ۔سال 2008-09ء کے دوران 450 میگا واٹ صلاحیت والا باوقار بغلہیار پن بجلی پروجیکٹ چالو کیا گیا تھا۔ JKSPDC کے ذریعے چلائے جارہے پاور پروجیکٹوں سے سال 2008-09،2009-10 ، 2010-11 ، 2011-12،2012-13اور 2013-14ء کے دوران بالترتیب 1630.115 میگا یونٹ ،3379.489 میگا یونٹ ، 3647.41 میگا یونٹ اور 3786.434 میگا یونٹ توانائی پیدا کی گئی تھی۔سال 2014-15ء کے لئے بجلی کی پیداوار 3927.714 میگا یونٹ ہونے کا تخمینہ ہے۔

4.5- دسویں پنج سالہ منصوبے کے دوران توانائی پیدا کرنے کی سمت میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ہے لیکن 11ویں پنج سالہ منصوبہ کے دوسرے برس میں ، 450.00 میگا واٹ کی صلاحیت والا بغلہیار مرحلہ اوّل ریاستی توانائی پیداواریت میں شامل کیا گیا۔گیارہویں منصوبہ کے دوران سنجک MHP کے 1.26 میگا واٹ کی پیداواریت میں جڑ گئے ہیں۔علاوہ ازیں بھدرواہ میں MHP میں 0.5 میگا واٹ کی توسیع کی گئی ۔ 12ویں مالی برس کے دوران سال 2013ء میں MHP پہلگام میں توسیع کر کے 1.5 میگا واٹ توانائی کا اضافہ کیا گیا ہے۔اس طرح ریاستی سیکٹر میں ریاست کو زیادہ سے زیادہ

761.96 میگا واٹ پن بجلی دستیاب ہے۔ جو کسی حد تک پن بجلی کی قلت پر قابو پانے کے لئے ریاست کی مدد کر رہا ہے۔

4.6- بیشتر پاور سٹیشنوں میں پرانے پاور ہاؤسوں کی مشینیں بوسیدہ ہو چکی ہیں۔ اُن کی تجدید کاری اور اِن کو جدید طرز پر استوار کرنے کی حاجت ہے۔ وانگت رابطہ نہر کو نقصان ہونے کی وجہ سے (35x3 MW)105 میگا واٹ والے تنصیبی صلاحیت بجلی کا اپر سندھ ہائیڈل پروجیکٹ II صرف 70 میگاواٹ بجلی پیدا کر رہا تھا۔ اس پروجیکٹ کو 105 میگاواٹ صلاحیت پیدا کرنے کے لئے بحال کرنے کی خاطر CWC کے مشورے کے مطابق ایک متبادل ٹنل واٹر کنڈکٹر کی تعمیر کا کام دردست لیا گیا ہے۔ کام کی تکمیل اگست 2015ء تک متوقع ہے۔

4.7- ریاستی سیکٹر میں مختلف پاور ہاؤسوں سے پیدا کی جا رہی بجلی تقریباً 3928 ملین یونٹ کا اضافہ کرتی ہے۔

4.8-JKSPDC کی جانب سے مرتب کردہ نقشِ راہ

4.9- وزارت برائے توانائی حکومت ہند کی طرف سے شائع شدہ 18 ویں الیکٹرک پاور سروے آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق 21884 میگا یونٹ توانائی کے تقاضے کے ساتھ جموں وکشمیر کو بجلی کی انتہائی مانگ کے اوقات میں 4217 میگاواٹ کی ضرورت ہوگی۔

اس پس منظر میں JKSPDC نے 12 ویں/ 13 ویں منصوبہ میں

صلاحیت کو مربوط طور بڑھانے کی خاطر ایک نقشِ راہ مرتب کیا ہے جو نہ صرف مانگ اور سپلائی میں تفاوت دور کرے گا بلکہ ریاست کو ایک اضافی پیداواری ریاست کا مقام عطا کرے گا جس سے ریاست کو پن بجلی پیداوار کے وسیع امکانات سے منافع حاصل ہونا شروع ہو جائے گا۔اس نقشِ راہ کا خلاصہ یوں ہے:۔

نمبر شمار	سیکٹر	پروجیکٹوں کی تعداد	صلاحیت (میگا واٹ)
(i	ریاستی سیکٹر	15	6263 میگاواٹ (جس میں 2220 میگاواٹ کے تین پروجیکٹوں کی کمپنیوں کا باہمی اشتراک شامل ہے)
(ii	مرکزی سیکٹر	5	1859 میگاواٹ
(iii	آئی پی پی (Big)Ratle	1	850 میگاواٹ
(iv	آئی پی پی (Small)	36	372.50 میگاواٹ
	میزان	57	9344.50 میگاواٹ

4.10- مجوزہ نقش راہ میں پروجیکٹوں پر عملدرآمد تمام سیکٹروں ،موسوم بہ ریاستی مرکزی مشترکہ اور پرائیویٹ میں زائد از ایک لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری ناگزیر بناتا ہے۔مشترکہ پروجیکٹ کے بشمول، ریاستی سیکٹر کو تقریباً 60,000 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی ضرورت ہوگی۔معدلت کی بنیاد پر آنے والی دہائی میں قرضے کا تناسب 70 : 30 قرضے کے تناسب کئے ہوئے 18000 کروڑ روپے اور 42000 کروڑ روپے کی ضرورت ہوگی۔

4.11-مرکزی شعبہ کے پروجیکٹ

4.12-مرکزی شعبہ میں گیارہویں پنج سالہ منصوبہ جیسے کہ 08-2007ء کے پہلے سال کے دوران ڈول ہستی پاور پروجیکٹ 390 میگا واٹ صلاحیت کے کشتواڑ اور 120 میگا واٹ سیوا II کو چالو کیا گیا جس سے مرکزی شعبے میں پاور پیدا وار 1170 میگا واٹ سے 1680 میگا واٹ تک بڑھ گئی۔مزید 14-2013ء کے دوران 45 میگا واٹ نیمو بازگو، 44 میگا واٹ چُوتک اور اوڑی II کے 240 میگا واٹ کے دو یونٹ چالو ہوئے جس سے مرکزی شعبہ کے پروجیکٹوں میں بجلی 2009 میگا واٹ تک پہنچ گئی ۔ اِس صلاحیت سے ریاست کی بجلی صورتحال میں استحکام آئے گا کیونکہ ریاست کو اِن پروجیکٹوں سے 12 فیصد مفت بجلی کا استحقاق ہے۔

4.13-اس بات کا تذکرہ کیا جا سکتا ہے کہ فی الوقت مرکزی شعبے میں پاور ہاؤسوں کی تنصیب شدہ صلاحیت 2009 میگا واٹ ہے۔

4.14-660 میگا واٹ تھرمل پروجیکٹ قائم کرنے کے لئے Coal Block مختص کرنا:۔

JKSPDC کو(کُڈ نالی لبوری اڈیشہ میں) NTPC کے ساتھ مشترکہ طور Coal Block مختص کیا گیا ہے ۔اس کول بلاک میں JKSPDCاور NTPC کے مابین بالترتیب 130اور 266 ملین میٹرک ٹن ارضیاتی ذخیرہ مختص کیا ہے۔JKSPDC نے بورڈ آف

ڈائریکٹرس کے فیصلہ کے مطابق میسرز SBICAPS کو بیشتر متبادل کے لئے موزونیت اور حساسیت سے متعلق تجزیہ کرنے کے لئے بطور صلاح کار مامور کیا ہے تاکہ وہ اس پلانٹ کا استعمال کُلی حد تک کرنے کے لئے رہنمائی کریں۔SBICAPS نے ایک رپورٹ فراہم کی ہے جس کا متن یہ ہے کہ سالانہ 3.40 ملین ٹن کوئلے کی دستیابی ہو۔(باور کیا جاتا ہے کہ 25 سال کے لئے 130 میٹرک ٹن کا ارضیاتی ذخیرے کا 60-70 فیصد قابل نکاس کے برابر ہوگا) تو انتہائی نازک اکائی کی تنصیبی صلاحیت 660 میگاواٹ بنتی ہے۔جموں وکشمیر کے ساتھ ساتھ اڈیشہ میں بھی پروجیکٹوں کو قائم کرنے کے لئے سالانہ 700 کروڑ روپے کی تخمینہ لاگت آئے گی۔ یہ لاگت پروجیکٹ کے کارآمد رہنے تک 18000 کروڑ روپے سے تجاوز کرے گی۔JKSPDCL کوئلے کی نکاسی اور توانائی پیدا کرنے کے لئے NTPC کے ساتھ ایک بین اشتراک معاہدہ کرنے جارہی ہے۔

5- ترسیل اور تقسیم (T & D)

5.1- بجلی کی ترسیل اور تقسیم کی دیکھ بھال پاور ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے۔موثر اور کامیاب ترسیل اور تقسیم اتنی ہی اہم ہے جتنی کہ بجلی کی پیداوار ۔ ریاست میں بجلی کی ضرورت میں اضافہ ہو رہا ہے اسی طرح پیداوار میں بھی ۔نقطہء پیداوار سے نقطہء استعمال تک بجلی کو موثر طور منتقل کرنے کیلئے ترسیل اور تقسیم ڈھانچہ میں فروغ کی ضرورت ہے۔ریاست میں کام کر رہا ترسیل اور تقسیم کا ڈھانچہ مختلف وولٹیج سطح کے مثلاً KV

220/132 سطح ، KV 132/66-33 سطح، KV 66-33/11 سطح اور KV11/.0.04 سطح کی چار منقلب صلاحیتوں پر مشتمل ہے۔

5.2- سال 2013-14 ء کے اختتام تک MVA 3730 کی منقلب ہونے کی صلاحیت، KV220 سطح اور MVA 4163 کی 132 KV کی سطح پر تھی۔ ریاست میں بارہویں منصوبے کے اختتام پر ترسیل کے دستیاب ڈھانچے کی تخمینہ مانگ نامکتفی ہے۔ ترسیل اور تقسیم ڈھانچے کا درجہ بڑھانے کی فوری ضرورت ہے تا کہ مستقبل کی ترسیل اور تقسیم ضروریات کو موثر طور پورا کیا جا سکے۔ ریاست میں اس پروجیکٹ پر کام کر کے بجلی کی پیداوار پر زور دینے کی طرف دھیان دیتے ہوئے ترسیل اور تقسیم نیٹ ورک کی طرف فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ 2016-17 ء کے اختتام تک KV220/132 سطح کی سطح سے نمٹنے کے لئے ڈھانچے کی صلاحیت کی پیش بینی کی ہوئی مانگ 5160 MV ہے۔ بارہویں پانچ سالہ منصوبے کے اختتام تک 1430 MV کی تفاوت رہے گی جس سے مرحلہ وار طور نمٹا جائے گا۔ اِسی طرح بارہویں منصوبے کے اختتام تک صلاحیت کی منقلب ضرورت KV 132/66-33 پر MVA 6192.00 ہو گی جس میں MVA2029 کی تفاوت رہے گی اور KV 6633/11 سطح پر MVA 7431 جس میں MVA 2539.70 کی تفاوت اور

جس میں 11-6.6/0.4 KV پر 8917 MVA
3094.36 کی تفاوت رہے گی۔

5.3- ریاستی شعبہ، مرکزی شعبہ، IPP Mode اور مشترکہ شراکت کے تحت تقریباً 9000 میگاواٹ صلاحیت پیداوار زیر عمل ہیں جن میں سے بارہویں پانچسالہ منصوبہ کے اختتام تک 2100 میگاواٹ بجلی پیدا ہونا مقرر ہے۔ ریاست کو اس اضافی پیدا واری صلاحیت کے لئے ایک استخراجی نظام تیار کرنا ہے۔ ریاست کے لئے IPP,JKSPDC اور مشترکہ شراکت پروجیکٹوں کے لئے نقشِ راہ پر غور کرتے ہوئے تخمیناً 2500 کروڑ روپے کی بجلی پیدا کرنے کی ضرورت ہوگی۔ لداخ کے شمسی اور پن بجلی پر مبنی بجلی کے استخراج کے لئے اضافی ترسیلی لائینوں کی ضرورت ہوگی۔ موجودہ زیر عمل 220 KV سرینگر لیہہ ترسیلی لائن بہت ہی ناکافی ہے۔ 7500 میگاواٹ شمسی توانائی پروجیکٹوں کے لئے 10,000 کروڑ روپے کی ضرورت پڑے گی۔ اِس بات کو زیرنظر رکھتے ہوئے کہ ابھی تک موزونیت کے لحاظ سے کوئی مطالعہ نہیں کیا گیا ہے۔ مزید کُلہم ریاست کے لئے ٹرانسمیشن شعبہ میں 24 گھنٹے بجلی کی فراہمی کی خاطر تخمیناً لاگت کا خرچہ 4054 کروڑ روپے ہے۔ ٹرانسمیشن شعبہ کے لئے کُل پیشگی منصوبہ میں 16554 روپے (2500+10,000+4054) کروڑ روپے ہوگی۔

5.4- دستیاب ترسیلی صلاحیت

PGCIL:(MVA) سطح کی صلاحیت KV220/400 خود مالک ہےاور خود ہی چلا رہا ہے۔

KV 400 سطح پر فی الوقت MVA 3465 دستیاب ہیں ۔ 400 KV تک کی سطح پر بجلی کی ترسیل پر پاور گرڈ کارپوریشن آف انڈیا لمٹیڈ (PGCIL) کے ذریعے نگہداشت ہو رہی ہے ۔پاور گرڈ نے KV220/400 والے دو ذیلی سٹیشن نیوو نپوہ اور سانبہ میں چالو کئے ہیں۔ البتہ باہری لائینیں جو اِن ذیلی سٹیشنوں کو ریاستی ترسیلی نظام کے ساتھ باہم طور جوڑیں گی، ابھی تعمیر نہیں کی گئیں ہیں۔قومی سطح پر مختلف مشاورت گاہوں کی وساطت سے پاور گرڈ کارپوریشن کی طرف رجوع کیا گیا ہے تا کہ اِن ذیلی سٹیشنوں کے فوائد عام لوگوں تک یقینی طور پہنچائے جا سکیں۔ نیوونپوہ اور سانبہ گرڈ سٹیشنوں کو چالو کر کے دستیاب صلاحیت کو 400 KV سے بڑھا کر MVA 3465 کر دیا گیا ہے جبکہ دستیاب منقلب صلاحیت بالترتیب MVA 3730 اور MVA 4163 ہو گی۔ علاوہ ازیں کشمیر وادی کے لئے بجلی کی فراہمی کو بھروسہ مند بنانا بھی ایک بڑا سوال ہے کیونکہ پاور سپلائی KV220 اور KV400 ٹرانسمیشن لائینوں کے ذریعے ہے جو اُسی گزرگاہ سے ہو کے جاتی ہیں جس میں برف و باراں کے اغلب امکانات ہوتے ہیں۔

6- وزیراعظم تعمیرِ نو منصوبہ (PMRP)

2004-05 مالی سال کے دوران ترسیل اور تقسیم (PMRP) کے تحت 73 پروجیکٹ ہاتھ میں لئے گئے تھے۔ 52 پروجیکٹ مکمل کئے گئے ہیں۔ 2014-15ء کے دوران 7 پروجیکٹوں کے مکمل ہونے کا امکان ہے۔ (3 ترسیلی لائینوں اور 4 او پٹک پروجیکٹوں کو PGCIL کی وساطت سے Turnkey بنیادوں پر) اور 2015-16 کے مالی سال کے دوران 4 پروجیکٹوں کے مکمل ہونے کا امکان ہے۔ سکیم کا مقصد ہے کہ PMRP کے تحت ترسیل اور تقسیم نظام کو مضبوط کرنے اور ریاست جموں وکشمیر کے ترسیل اور تقسیم نظام میں KV220 اور KV132 کی سطح پر اضافہ کر کے اور بڑھاوا دیا جائے۔ 2008ء میں پروجیکٹ لاگت 1351.00 کروڑ روپے تھی اور مارچ 2014ء کے اختتام تک مجموعی اخراجات 1134.05 کروڑ روپے تھے۔ حکومت ہند کی وزارتِ بجلی کے سینٹرل الیکٹریسٹی اتھارٹی کی سفارشات کی بنیاد پر ان پروجیکٹوں کی تکمیل کے لئے حکومتِ ہند کی وزارتِ مالیات کو 172 کروڑ روپے فراہم کرنے ہوں گے۔

7- پاور شعبے میں شروع کی گئی دیگر اصلاحات

پاور اصلاحات کی سمت میں اس کارکردگی کو بہتر کرنے کے لئے محکمہ کوشاں ہے اور J&K New Electricity Act 2010 وضع کر کے بنیادی ڈھانچے کو فروغ دینے کی پہلے ہی شروعات کر دی ہے۔ جیسا کہ، ریاستی کابینہ نے PDD کی ترسیل اور تقسیم سرگرمیوں کو الگ الگ

کرنے کی منظوری دی ہے، میں پیش رفت ہورہی ہے۔ اِس مقصد کے لئے ایک صلاحکار کو مامور کیا گیا ہے۔ ایک Transco ایک Tradeco اور 2 ڈسٹری بیوشن کمپنیاں، 1956ء کے کمپنی ایکٹ کے تحت Registrar of Companies کے ساتھ درج ہیں جبکہ 2001ء کی مردم شماری کے مطابق 10,000 اور اس سے زیادہ آبادی والے منظور شدہ 30 قصبوں میں R-APDRP کے تحت اس وقت سالانہ 3 فیصد ترسیلی اور تقسیمی نقصانات ہیں۔ National Electricity Fund Scheme کے تحت دوسرے علاقوں کے لئے ترسیلی اور تقسیمی نقصانات کو کم کرنے کی تجویز ہے۔ ریاست کے لئے تقریباً 1000 کروڑ روپے کی لاگت سے نئی مربوط پاور ڈیولپمنٹ سکیم زیر تشکیل ہے۔ آنے والے تین برسوں میں پلان کے تحت ریاست کو اس رقم کا 10 فیصد مختص کرنا ہے۔

8- موجودہ HT/LT نظام کو بہتر اور مضبوط کرنا

محکمہ نے 2013-2014ء، 2014-2015ء کے مالی سال کے دوران HT/LT کو بہتر کرنے کی سکیم متعارف کی اور 2015-16ء میں اسے جاری رکھنے کی تجویز پیش کی۔ سکیم کا مقصد گلے سڑے کھمبوں اور 11 KV اور اس سے کم صلاحیت کے ناقابل مرمت/ غیر اختیاراتی کنڈکٹرس کو بدلنا ہے۔ سب سے زیادہ خطرات سے پُر اُن ترسیلی لائینوں کو ترجیح کے طور پر دِردست لینا ہے جو جان و مال کے لئے خطرہ بنی ہوئی ہوں۔ سکیم کے تحت اُن تمام علاقوں کا احاطہ کیا جائے گا جن کا R-APDRP یا دوسری کسی سکیم کے تحت احاطہ نہ کیا گیا ہو۔

9- ری سٹرکچرڈ ایکسیلریٹیڈ پاور ڈیولپمنٹ اینڈ ریفارمز پروگرام (R-APDRP)

حکومتِ ہند نے 9:10 تناسب سے رقومات کی فراہمی پر سال 2009ء میں R-APDRP شروع کی ہے۔ پروگرام کے دو جُز ہیں، حصہ الف، حصہ ب

حصہ الف کی تخمینہ لاگت 191.25 کروڑ روپے کی اور حصہ 'ب' کی تخمینہ لاگت 1665.27 کروڑ روپے ہے۔ یہ جموں وکشمیر میں سری نگر اور جموں کے دو شہروں کے بشمول 30 قصبوں کا احاطہ کرتا ہے۔ اس پروگرام کے کُلہم مقاصد یہ ہیں کہ اس پروگرام کے تحت احاطہ کئے ہوئے قصبوں میں AT&C نقصانات 15 فیصد تک کم کئے جائیں۔ اس کے لئے 10 فیصد ریاستی حصص فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔

10- راجیو گاندھی گرامین ودیوتی کرن یوجنا (RGGVY)

آر جی وی وائی کو ریاست کے سابق 12 اضلاع میں مکمل کیا گیا ہے اور امکان ہے کہ مارچ 2015ء تک یہ جموں اور لیہہ اضلاع میں مکمل ہو جائیگی۔ 5674 بستیاں، 2896 جُزوی طور بجلی فراہم کردہ گاؤں، 223 بغیر بجلی / بجلی سے محروم گاؤں کو بجلی فراہم کی گئی ہے۔ RGGVY کا مرحلہ دوم ڈوڈہ، کشتواڑ اور رام بن کے تینوں اضلاع کے لئے منظور کیا گیا ہے۔ باقی ماندہ ریاست کا دین دیال اُپادھیائے

گرامین جیوتی یوجنا (DDVGJY) سے موسوم نئی سکیم کا احاطہ کرے گی۔ DDUGJY کے لئے بھی ریاستی حصص کا 10 فیصد ادا کرنا ہے۔

11- ٹرانسفارمر بنک

جموں وکشمیر میں E&MRE کی شاخوں میں ٹرانسفارمر بنکوں کو تقویت دینے کے لئے رقومات فراہم کی جائیں گی۔ نیز جدید ورکشاپ بھی قائم کئے جائیں گے۔

12- میٹر ٹسٹنگ سہولت

ریاست بھر میں این اے بی ایل، با اعتبار میٹر ٹسٹنگ سہولیات قائم کی جائیں گی۔ اِس سے توانائی آڈٹ طریقہ کار اور تسکینِ صارفین کی اعتباریت بڑھ جائے گی۔ PDD گرڈ سٹیشنوں اور زیادہ بجلی استعمال کرنے والے صارفین کی وقتاً فوقتاً جانچ کے لئے سرینگر اور جموں میں دو جدید ترین گشتی جانچ لیبارٹریاں قائم کی جائیں گی۔

13- پاور خسارہ

جموں وکشمیر کو بہت سے خساروں کا سامنا ہے جس میں توانائی خسارہ، مالی خسارہ وغیرہ شامل ہیں۔

توانائی کی مانگ اور دستیابی (MU)

سال	2012-13	2013-14	2014-15
توانائی ضروریات	17669.40	18022.38	18562.00
محدود توانائی دستیابی	12054.59	12666.00	13459.00
توانائی خسارہ	5611.90	5356.38	5103.00
توانائی خسارہ فیصد	31.22فیصد	29.72 فیصد	27.49 فیصد

بجلی کی انتہائی مانگ اور دستیابی (MU)

سال	2012-13	2013-14	2014-15
انتہائی مانگ	2550	2600	2657
انتہائی مانگ کی تکمیل	1817	1991	2050
انتہائی کمی	733.00	609.00	607
انتہائی کمی فیصد	28.75	23.42	22.84

اس بات کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے کہ توانائی خسارہ اور انتہائی خسارہ دونوں کو حالیہ برسوں میں کافی حد تک کم کیا گیا ہے۔ بہتری کے باجود توانائی خسارہ 27 فیصد ہے اور انتہائی کمی 23 فیصد ہے جس کا مطلب ہے کہ ریاست میں 8 گھنٹے بجلی کٹوتی ہوتی ہے۔ سخت موسمی حالات کے ہوتے ہوئے یہ باعث تشویش ہے۔

14- انفارمیشن ٹیکنالوجی کا اطلاق

پاور سپلائی میں بہتری لانے کے لئے متعدد اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں، جن میں :۔

(الف) گرڈ سٹیشنوں اور جنریٹنگ سٹیشنوں کے مابین Optic Fiber رابطے

(ب) بجلی بلوں اور فیس کی وصولیابی کی کمپیوٹرائزیشن

(ج) جموں اور سرینگر شہروں میں SCADA پر عمل درآمد

(د) جموں اور سرینگر شہروں کی نسبت ULDC پر عمل درآمد

(ہ) توانائی نیز آمدن کے تمام اعداد و شمار بروقت Common Server اور معائینہ کاری کے ذریعے اکٹھا کرنا

(و) میٹروں کی تنصیب کاری شکایات کا عمل، میٹروں کی تنصیب کا عمل عدم شکایتی ماحول کی وجہ سے متاثر ہوا ہے، جس کی وجہ سے میٹر تنصیب نیز دیگر اقدامات میں خلل پیدا ہوا ہے ،

(ز) پرسنل منیجمنٹ انفارمیشن سسٹم

15- رکھ رکھاؤ اور چلانا

پاور ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے پاس ریاست بھر میں لگ بھگ 7000.00 کروڑ روپے کی مالیت کے قابل، دیکھ ریکھ والے اثاثے ہیں، جن میں 48000 ٹرانسفارمر بھی شامل ہیں۔خراب ہوئے ٹرانسفارمروں کی مرمت عمومی طور محکمہ کے ورکشاپوں میں کی جاتی ہے

لیکن شدید ناسازگار موسمی حالات میں اُن کی مرمت، بیرون محکمہ جموں وکشمیر کے رجسٹرڈ شدہ چھوٹے پیمانے کی صنعتی اکائیوں کے ذریعے کروائی جاتی ہے تاکہ بجلی کی سپلائی کو برقرار رکھا جائے اور خراب ہوئے ٹرانسفارمروں کو تبدیل کرنے میں درکار عرصے کی تخفیف ہو سکے۔ٹرانسفارمروں کو ہوئے نقصانات کی بنیادی وجہ Over Loading ہے۔ریاست میں رجسٹرڈ 2500 میگا یونٹ لوڈ کے مقابلے میں 0.5 لوڈ ڈیمانڈ جُز 1250 میگا یونٹ سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے لیکن صارفین بلا اختیار طور بجلی پر بوجھ ڈالے ہوئے ہیں جس کے نتیجے میں غیر پابند ڈیمانڈ 2600 میگا واٹ تک ہے۔اِس سے عیاں ہو رہا ہے کہ درج کردہ لوڈ 5200 میگا واٹ ہونا چاہئے۔محکمہ بجلی جائز لوڈ کی اجازت دیتا ہے۔البتہ یہ ناجائز بجلی ضروریات کی مانگ بھی پوری کرتا ہے جس کا استحکام دیرپا نہیں۔محکمہ پاور ڈیولپمنٹ کے اِن اثاثوں کی دیکھ ریکھ کے لئے لاگت کی کم سے کم 3 فیصد رقم درکار رہے جو سالانہ لگ بھگ 210 کروڑ روپے بنتی ہے۔جبکہ نان پلان کے تحت رقوم کی اصل دستیابی فی الوقت 41.00 کروڑ روپے سالانہ ہے۔

16- پاور شعبے میں انسانی وسائل کا انصرام

پاور شعبے میں انسانی وسائل کا انصرام ایک پیچیدہ رُکاوٹ ہے۔پاور سیکٹر اشیاء اور محکمے کو مختلف سطحوں پر مہارت کی قلت کا سامنا ہے۔پاور شعبہ کی ترقی میں نوجوانوں کا حصہ ادا کرنے کی خاطر ہُنر،ترقیاتی پروگراموں پر

توجہ مرکوز کرنے اور مختلف زمروں کے محکمہ جاتی عملے کی دوبارہ تربیت کے لئے حکومت کا اِرادہ ہے کہ چناب پاور منیجمنٹ انسٹی چیوٹ تشکیل دیا جائے۔حکومت مختلف زمروں کی انتظامیہ کو صحیح سمت دینے کا اِرادہ رکھتی ہے۔انتظامیہ کے تحت املاک کے لئے معیاری ضابطہ کی بنیاد پر مختلف زمروں کے عملے کی آسامیاں معرض وجود میں لائی جائیں گی۔

17- میٹر والے/ رجسٹرڈ کنکشن

2010-2011ء کی مردم شماری کے مطابق ریاست میں کنبوں کی تعداد 20,15,088 تھی اور 17,53,201 کنبے بجلی استعمال کرتے تھے۔البتہ 14-2013ء تک 1572815 صارفین PDD کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔

محکمہ کے ساتھ رجسٹرڈ صارفین کی سالانہ صورت حال

(تعداد میں)

نمبر شمار	سال	کنکشن والے مجموعی کنبے	کنکشنوں کی مجموعی تعداد
1	2006-07	1012135	11,92698
2	2007-08	1021770	1202649
3	2008-09	1035284	12180336
4	2009-10	1051760	1239180
5	2010-11	1085415	1277369

6	2011-12	1930951	1332036
7	2012-13	1274885	1490696
8	2013-14	1346021	1572815
9	2014-15 (E)	1413322	1659320

آمدنی بڑھانے اور خسارہ پورا کرنے کے لئے تمام کنبے جو محکمہ کی علمیت کے بغیر بجلی استعمال کر رہے ہیں، کی نشاندہی کی جا رہی ہے اُن کے خلاف کاروائی کی گئی ہے اور اُنھیں محکمہ کے رجسٹریشن نیٹ ورک میں لایا گیا ہے۔

ریاست میں الیکٹرانک میٹر نصب کرنے کی تفاصیل

نمبر شمار	سال	جموں	کشمیر	میزان
1	2006-07	66403	82803	149206
2	2007-08	115382	155568	370950
3	2008-09	204072	207241	411313
4	2009-10	247272	207241	454513
5	2010-11	282739	226946	505685
6	2011-12	303157	285537	588694
7	2012-13	374834	324542	699376
8	2013-14	424353	325955	750308

☆بشمول لداخ

میٹروں کے تحت صارفین کے کُلہم احاطے کے لئے رقومات فراہم کی جائیں گی۔

18- بجلی کی فی کس کھپت

جموں وکشمیر ریاست فی کس کھپت میں مسلسل اضافہ درج کر رہا ہے۔ یہ فی الوقت تقریباً 950 یونٹ ہے جو لگ بھگ قومی اوسط کے برابر ہے۔ ریاست کے اکثر حصوں میں شدید موسمی حالات کے پیشِ نظر بجلی کا فی کس استعمال کم ہے۔ اس معاملے کو بڑھتی ہوئی پیداوار سے پورا کرنا ہے جس کے لئے ریاست نے بارہویں اور تیرہویں منصوبے کی مدت کے دوران 9000 میگاواٹ اضافہ کرنے کے لئے پُرعزم منصوبے مرتب کئے ہیں۔

نمبر شمار	سال	فی کس کھپت Kwhr
1	2001-02	552.66
2	2002-03	603.22
3	2003-04	669.37
4	2004-05	667.44
5	2005-06	703.80
6	2006-07	715.24
7	2007-08	742.80
8	2008-09	759.03
9	2009-10	841.85
10	2010-11	849.98
11	2011-12	868.39
12	2012-13	927.86
13	2013-14	952.34
14	2014-15 (E)	993.04

19- جموں اینڈ کشمیر سٹیٹ الیکٹریسٹی ریگولیٹری کمیشن

J&KSERC کو اس کی مختلف سرگرمیوں کے لئے رقومات فراہم کی جائیں گی۔

20- توانائی صلاحیت

توانائی صلاحیت اور مطالبات کے انصرام کی بہتری پر توجہ مرکوز کرنا بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔AT&C نقصانات میں نمایاں کمی اور عملے کی جوابدہی کے ساتھ بروقت انرجی آڈٹ پر توجہ مرکوز کرنے کے علاوہ حکومت لائٹنگ کا بھروسہ مند ساز وسامان فراہم کرے گی۔ریاست کے تینوں خطوں میں LED پر مبنی روشنی کے ساز وسامان کے فروغ کی سکیم کو آزمائشی بنیادوں پر دردست لیا جائے گا۔

21- بجلی خریداری اور بقایا پڑے بجلی محاصل کی وصولیابی مالیات کی وصولیابی

صارفین سے بجلی فیس کی وصولیابی ہمیشہ ایک فکر آمیز معاملہ رہا ہے۔اگرچہ فیس کی وصولیابی میں 97-1996ء سے بتدریج اضافہ ہوا ہے،جیسا کہ درج ذیل خاکے میں دی گئی معلومات سے ظاہر ہے۔لیکن اِسے فراہمی میں خرچہ،بجلی کی خریداری اور وصول شدہ فیس کے درمیان تفاوت کو پورا کرنے کے اہل نہیں بنایا جاسکا ہے۔

نمبر شمار	سال	اہداف	(روپے کروڑوں میں) حصولیابیاں
1	1996-97	95.95	54.33
2	1997-98	120.00	94.76

112.64	184.00	1998-99	3
230.00	250.00	1999-2000	4
277.00	306.00	2000-2001	5
268.34	445.70	2001-2002	6
323.20	485.70	2002-2003	7
342.63	506.36	2003-2004	8
398.77	588.12	2004-2005	9
437.21	735.95	2005-2006	10
455.48	711.64	2006-2007	11
693.24	792.64	2007-2008	12
737.51	1105.00	2008-2009	13
823.96	1197.91	2009-2010	14
950.40	1259.61	2010-2011	15
1200.16	1549.82	2011-12	16
1693.51	2011.47	2012-2013	17
1714.25	3344.60	2013-2014	18
1527.67 فروری 2015ءتک	3508.62	2014-2015	19

مالیات کی وصولیابی کے مسئلے کو J&K SERC کے ذریعے صادر احکامات کی نظر سے دیکھا جانا چاہئے۔ترسیلی اور تقسیمی خسارے اور J&K SERC کی طرف سے منظور شدہ سبسڈیوں (بجلی فیس کی وصولیابی میں تفاوت) مدنظر رکھتے ہوئے بلوں کو بروقت بھیجنے اور فیس جمع کرنے کی اہلیت میں بھی سرعت لانے کی ضرورت ہے۔فائنانس ڈیپارٹمنٹ نے رواں مالی سال 2014-15 کیلئے 3508.62 کروڑ روپے آمدن کا ہدف رکھا ہے

لیکن بجلی فیس کے حساب (بشمول ED) فروری 2015ء کے آخر تک اصل میں صرف 1527.67 کروڑ روپے (غیر حتمی) حاصل کئے گئے ہیں۔

درج ذیل خاکے میں J&K SERC کی طرف سے منظور شدہ سبسڈیوں کی نمائندگی ہورہی ہے، جو حکومت کی طرف سے مجاز اتھارٹی کی منظوری کے ساتھ محکمہ کے ذریعے فیس کی ادائیگی سے متعلق دائر استغاثہ پر مبنی ہے۔ اندرونی تفاوت (سبسڈی) کا اثر حکومت کی طرف سے محکمے کو جاری ہدایات کی پالیسی سے جڑا ہوتا ہے۔ سرسری اندازے کی بنیاد پر اِس سال جنوری 2015ء تک محکمہ کے ذریعے 4782.36 کروڑ روپے کی بجلی خریدی گئی تھی جو اِس تفاوت کو پورا کرنے کیلئے اندرونی غیر وصولیابی کے جُز سے منسلک ہوسکتا ہے۔ اِس سال جنوری 2015ء تک بجلی کی خریداری کیلئے اوسطاً لاگت فی کلوواٹ (یونٹ) 3.78 کروڑ روپے رہی ہے۔ محکمہ نے جنوری 2015ء تک 466.83 کروڑ روپے کی توانائی کی خریداری کی ہے اور JKSPDC اور غیر ریاستی جنریٹنگ کمپنیوں سے 4315.53 کروڑ روپے کی خریداری ہوئی ہے۔

صارفین کی درجہ بندی	منظور شدہ خسارے کی سطح پر منظور شدہ اوسط COS روپے/Kwh	منظور شدہ اوسط بجلی فیس روپے/Kwh	تفاوت روپے/Kwh	تفاوت فیصد
گھریلو	7.25	2.34	4.91	68 فیصد
بیرون خانہ/ کاروباری	7.25	3.84	3.41	47 فیصد

ریاستی/مرکزی سرکاری محکمے	7.25	6.27	0.98	14فیصد
زراعت	7.25	3.40	3.85	53فیصد
پبلک سٹریٹ لائیٹنگ	7.25	5.04	2.21	30فیصد
ایل ٹی پبلک واٹرورکس	7.25	3.97	3.28	45فیصد
ایچ ٹی پبلک واٹرورکس	7.25	5.15	2.10	29فیصد
ایل ٹی صنعتوں کیلئے فراہمی	7.25	3.35	3.90	54فیصد
ایچ ٹی صنعتوں کیلئے فراہمی	7.25	4.0	3.25	45فیصد
ایچ ٹی پی آئی یو صنعتوں کیلئے فراہمی	7.25	4.65	2.60	36فیصد
عمومی مقاصد/ وافرفراہمی	7.25	5.28	1.97	27فیصد
اوسطہ	7.25	3.56	3.69	51فیصد

بجلی کی خریداری پر سال بہ سال اخراجات مندرجہ ذیل ہیں:۔

خاکہ۔سال بہ سال بجلی کی خریداری کے اخراجات اوردوسرے خرچے

نمبر شمار	سال	Cpus سے بجلی کی خریداری پر اخراجات	PDC سے خریداری	بجلی کی خریداری پرکُل اخراجات (3+4)	دیگراخراجات (تخمینہ جات)چلانااوررکھ رکھاؤمحکمہ جاتی تنصیب کاری	کُل (5+6)

1	2	3	4	5	6	7
1	2003-04	1343.15	107.72	1450.87	212.44	1663.31
2	2004-05	1339.62	103.88	1443.50	276.01	1719.51
3	2005-06	1671.51	124.76	1796.27	232.03	2028.83
4	2006-07	1415.45	129.86	1545.309	320.28	1865.59
5	2007-08	1744.33	82.251	1826.581	409.77	2236.35
6	2008.09	1459.496	339.307	1783.696	409.44	2193.13
7	2009-10	1996.712	546.697	2543.409	492.09	3035.499
8	2010-11	2157.63	654.79	2812.42	536.87	3349.29
9	2011-12	3051.022	710.33	3761.52	690.49	4452.01
10	2012-13	3510.851	592.233	4103.084	687.42	4790.504
11	2013-14	3989.207	482.457	4471.964	665.57	5137.53
12	2014-15 جنوری 2015ء تک	4315.36	466.83	4782.36 (4163 کروڑ روپے ادائیگی ابھی باقی ہے)		

پانی کے استعمال کی اُجرت

حکومت جموں وکشمیر کی سٹیٹ واٹر ریسورس ریگولیٹری اتھارٹی کے حکم زیر نمبر WRRA/01/2011 بتاریخ یکم فروری 2011ء کے تحت پانی کے استعمال کی اُجرت حکومت کے محاصل ہیں اور تمام پن بجلی پروجیکٹوں کے لئے ادا کرنا ہیں۔

صورتحال اُس وقت مزید پیچیدہ ہوجاتی ہے جب JKSERC کے

محصول کے حکم کی بنیادوں پر غور کیا جاتا ہے۔ اُجرتوں کا حکم ترسیلی اور تقسیمی نقصانات اور سالہا سال توانائی ضروریات کا حساب لگاتا ہے جیسا کہ ذیل میں تذکرہ ہے۔ البتہ، اصل اعداد و شمار کہیں زیادہ ہیں جس کا نتیجہ مالیات کی وصولیابی میں مزید فرسودگی ہے۔ ہماری ریاست میں بجلی کی خریداری اور LOAD DISPATCH کو علاحِدہ کرنے کے نظام کی سرگرمیوں سے خریدار اور صارف کے درمیان نزدیکی فاصلہ قائم رکھا جاسکے گا۔

خاکہ: JKSERC کے ذریعے منظور شدہ خطِ متدریہ خسارہ (فیصد میں)

تفصیل	2012-13	2013-14	2014-15	2015-16
ترسیلی نقصانات	4.05 فیصد	4.00 فیصد	4.00 فیصد	4.00 فیصد
تقسیمی نقصانات	44.5 فیصد	43.0 فیصد	41.4 فیصد	40.0 فیصد
اوسطاً ترسیلی اور تقسیمی نقصانات	46.76 فیصد (درحقیقت ترسیلی اور تقسیمی نقصانات 57.37 فیصد تھے)	45.26 فیصد (درحقیقت ترسیلی اور تقسیمی نقصانات 54.57 فیصد تھے)	43.76 فیصد (درحقیقت ترسیلی اور تقسیمی نقصانات پہلی سہ ماہی میں 47.26 فیصد تھے سیلاب کے بعد یہ اگلی سہ ماہی میں اس سے بھی زیادہ ہوگئے ہیں	42.26 فیصد

خاکہ:JKSERC کے ذریعے منظور شدہ سالہا سال محصول مدت کیلئے

توانائی کی ضرورت (میگا یونٹ میں)

مخصوص	2013-14	2014-15	2015-16
ریاستی سطح کی شرح پر مطلوب توانائی	10,254 (پی ڈی ڈی کے ذریعے حقیقی خریداری 12769)	11,580 (پی ڈی ڈی کے ذریعے جنوری 2015ء تک حقیقی خریداری 12668 جو سال کے لئے 13900 تک بڑھنے کی اُمید ہے)	11,303

بجلی خریداری پر رقوم کی فراہمی کی موجودہ حالت

غیر ادا شدہ چیکوں/بلوں کی حالت: PDD کے مندرجہ ذیل چیک بلیں ٹریجریوں میں ابھی تک زیر التوا ہیں:۔

(الف) JKSPDC/CPSUs کی بجلی خریداری کی چیکیں

سال 2013-14ء کے لئے=100.085 کروڑ روپے

سال 2014-15ء کے لئے=693.472 کروڑ روپے

(ب) JKSPDC سے متعلق دیگر مطالبات

ہنڈیاں=151.67 کروڑ روپے

میزان=945.227 کروڑ روپے

بجلی کی خریداری کے ضمن میں التوا میں پڑی رقم:

فائنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے منظور شدہ رقوم اور ایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے واگذار رقوم کی تفصیل درج ذیل ہیں:

(روپے کروڑوں میں)

مفصل مد	مفصل مد کی تفاصیل	بجٹ تخمینہ جات 2014-15	فائنانس ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے منظور شدہ رقم	ایڈمنسٹریٹو محکمہ کے ذریعے واگذار رقم
216	بجلی خریداری (CPSU)	3117.50	2117.75	2117.15
219	PDC سے بجلی کی خریداری	550.00	275.00	200.00
224	گیس ٹربائن کیلئے ایندھن	0.50	0.25	0.00
	میزان	3668.00	2393.00	2317.75

بجلی خریداری کے لئے رواں مالی سال کے دوران منظور شدہ گنجائش میں سے 1275.75 کروڑ روپے کی بقایا رقم ابھی بھی واگذار کرنا باقی ہے۔

بجلی خریداری سے متعلق بقایا رقوم:

اصل میں محکمہ کو بجلی خریداری کے لئے 6266.13 کروڑ روپے کی رقم بقایا ہے۔البتہ اگر JKSPDC کے لئے منصوبہ جاتی گرانٹ کے

مقابلے میں 2102.23 کروڑ روپے کے مجوزہ تطبیق میں تخفیف کی جائے تو بجلی خریداری کے لئے محکمہ کے پاس 4163.90 کروڑ روپے کی بقایا رقم رہتی ہے جس کے اعداد و شمار ذیل میں دیئے گئے ہیں:۔

(i) CPSUs=3001.61 کروڑ روپے

(ii) JKSPDC=649.83 کروڑ روپے

(iii) UI/deviation charges=512.45 کروڑ روپے

مالیات

2390.00 کروڑ روپے کے ہدف شدہ مالیات (بشمول ED) کے مقابلے میں فروری 2015ء کے آخر تک صرف 1527.67 کروڑ روپے ہی وصول کئے گئے ہیں۔ ستمبر 2014ء میں بارشوں/سیلابوں کی وجہ سے بجلی فیس کی وصولیابی پر بہت بُرے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ بجلی خریداری سے متعلق بل اور بجلی فیس کی واگزاری کے درمیان بڑھتے تفاوت کے لئے وجوہات مختصراً ذیل ہیں:۔

(i) بجلی کی بکری کے لئے کم اُجرت

(ii) ترسیل و تقسیم کے بھاری نقصانات کا اندازہ لگانا

(iii) صارفین کی جانب سے ایگریمنٹ سے زائد بجلی کا بے حساب و بے ڈھنگ تصرف کرنا، کیونکہ سیلاب کے بعد بیشتر تنصیبات بغیر میٹر کے ہیں۔ تاہم، میٹر غیر فعال یا سست ہونے کی وجہ سے میٹر والے بجلی کنکشن،

بجلی کے استعمال کی صحیح پوزیشن نہیں دکھا پاتے ہیں۔اگر چہ الیکٹرانک میٹروں کی تنصیب کاری کا عمل شروع کیا گیا تھا، پھر بھی تمام صارفین کی تنصیبات پر میٹر لگانے میں کچھ وقت درکار ہوگا۔

(iv) حفاظتی دستوں کی عارضی تنصیبات رجسٹرڈ کنکشنوں کے بغیر بجلی کا تصرف کر رہی ہیں۔اس طرح حفاظتی دستوں کے ذریعے بے حساب اور بغیر ادائیگی کے توانائی کی کھپت ہو رہی ہے۔

(v) مہاجر کیمپوں کے ذریعے بجلی کی کھپت کی کوئی وصولیابی نہیں ہو رہی ہے

(vi) پبلک لائیٹنگ کے حوالے سے بجلی کی کھپت فیس میونسپل کارپوریشنوں، میونسپل کمیٹیوں اور دیگر بلدیاتی اداروں کا لازمی کام ہے کیونکہ ان کے دائرہ حدود میں بجلی کی کھپت کی جاتی ہے مگر بدقسمتی سے اس ضمن میں کوئی وصولیابی نہیں ہو رہی ہے ۔اس کے علاوہ محکمہ ہذا اسٹریٹ لائیٹوں کی دیکھ ریکھ پر آنے والی لاگت کا بوجھ برداشت کر رہا ہے۔

(vii) ریاستی محکمہ جات سے واجب الادا بجلی فیس کی بھی کُلی طور ادائیگی نہیں کی جاتی ہے۔

متذکرہ بالا عوامل ملحوظِ نظر رکھتے ہوئے مالی سال 15-2014 کیلئے فیس کی وصولیابی لگ بھگ 1800 کروڑ روپے ہوگی۔سال 16-2015 کیلئے یہ بجٹ بجلی کی خریدراری بلوں اور زرِادائیگیوں کے لئے رقومات فراہم کرتا ہے۔